أَشْهَدُ أَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْکَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ○ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ
○ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مٰلِکِ يَوْمِ الدِّيْنِ ○ اِيَّاکَ نَعْبُدُ وَاِيَّاکَ نَسْتَعِيْنُ ○ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ
الْمُسْتَقِيْمَ ○ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۵ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ○

اللہ تعالیٰ قرآنِ کریم میں فرماتا ہے:

مَالِ هٰذَا الْكِتَابِ لَا يُغَادِرُ صَغِيْرَةً وَّلَا كَبِيْرَةً إِلَّآ أَحْصٰهَا ۚ (الکہف:50)

ترجمہ: اس کتاب کو کیا (ہوا) ہے (کہ) نہ کسی چھوٹی بات کو اس کا احاطہ کیے بغیر چھوڑتی ہے اور نہ کسی بڑی بات کو۔

ہمارے سید و مولیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں:

جس شخص نے قرآن پڑھا اور اس پر عمل کیا تو اس کے ماں باپ کو قیامت کے روز دو تاج پہنائے جائیں گے۔ جن کی روشنی سورج کی چمک سے بھی زیادہ ہوگی۔ یعنی اگر دنیا میں سورج تمہارے گھروں میں آجائے تو اس کی روشنی سے ان تاجوں کی روشنی زیادہ ہوگی۔ پھر جب اس کے ماں باپ کا یہ درجہ ہوا تو خیال کرو کہ خود اس شخص کا جس نے قرآن سیکھا کیا درجہ ہوگا۔ (سنن ابی داؤد باب فی ثواب قراۃ القرآن)

حَضْرتُ اَقْدَسْ مَسِیح مَوْعُود (آپ پر سلامتی ہو) فرماتے ہیں:

آج رُوئے زمین پر سب الہامی کتابوں میں سے ایک فرقان مجید ہی ہے کہ جس کا کلامِ الٰہی ہونا دلائل قطعیہ سے ثابت ہے۔ جس کے اصولِ نجات کے بالکل راستی اور وضع فطرتی پر مبنی ہیں۔ جس کے عقائد ایسے کامل اور مستحکم ہیں جو براہین قویہ ان کی صداقت پر شاہد ناطق ہیں جس کے احکام حق محض پر قائم ہیں جس کی تعلیمات ہر یک طرح کی آمیزش شرک اور بدعت اور مخلوق پرستی سے بکلی پاک ہیں جس میں توحید اور تعظیم الٰہی اور کمالات حضرت عزت کے ظاہر کرنے کے لئے انتہا کا جوش ہے جس میں یہ خوبی ہے کہ سراسر وحدانیت جناب الٰہی سے بھرا ہوا ہے اور کسی طرح کا دھبہ نقصان اور عیب اور نالائق صفات کا ذاتِ پاک حضرت باری تعالیٰ پر نہیں لگاتا اور کسی اعتقاد کو زبردستی تسلیم کرانا نہیں چاہتا بلکہ جو تعلیم دیتا ہے اس کی صداقت کی وجوہات پہلے دکھلا لیتا ہے اور ہر ایک مطلب اور مدعا کو حجج اور براہین سے ثابت کرتا ہے۔ اور ہر یک اصول کی حقیت پر دلائل واضح بیان کر کے مرتبہ یقین کامل اور معرفت تام تک پہنچاتا ہے۔ اور جو جو خرابیاں اور ناپاکیاں اور خلل اور فساد لوگوں کے عقائد اور اعمال اور اقوال اور افعال میں پڑے ہوئے ہیں۔ ان تمام مفاسد کو روشن براہین سے دور کرتا ہے اور وہ تمام آداب سکھاتا ہے کہ جن کا جاننا انسان کو انسان بننے کے لئے نہایت ضروری ہے۔ (1/81.82)

حَضرت خَلِیفَۃُالمَسِیحِ الاوّل رَحِمَہُ اللّٰہُ فرماتے ہیں:

میں نے بہت سی کتابیں پڑھی ہیں اور خوب سمجھ کر پڑھی ہیں۔ مجھے قرآن کے برابر پیاری کوئی کتاب نہیں ملی۔ اس سے بڑھ کر کوئی کتاب پسند نہیں۔ قرآن کافی کتاب ہے۔ (ح۔ف 3/342)

حَضرت خَلِیفَۃُالمَسِیحِ الثّانِی نَوَّرَ اللّٰہُ مَرقَدَہٗ فرماتے ہیں:

نوع انسان کی نجات کا واحد ذریعہ قرآن کریم کا بتایا ہوا قانون ہے۔ اس میں ہر ایک ضروری امر کو جو روحانیت اور اخلاق سے تعلق رکھتا ہے بیان کر دیا گیا ہے۔ وہی ایک تعلیم ہے جس پر عمل کر کے انسان خدا کی رضا کو حاصل کر سکتا ہے۔ (ا۔ن 7/477)

فرمایا: یہ کلام رب العالمین خدا کی طرف سے ہے۔ یعنی اس کی تعلیم میں خدا تعالیٰ کی طرف سے رب العالمین کی صفت ظاہر ہوئی ہے کسی قوم یا کسی زمانہ سے مخصوص نہیں۔ جس طرح کہ پہلی کتب ہوتی تھیں۔ بلکہ سب اقوام اور سب زمانوں کے لئے ہے اور ہر زمانہ کی ضرورتوں اور اس کے مفاسد کا اس میں خیال رکھا گیا ہے اور یہ امر بھی کسی انسان کی طاقت میں نہیں کہ وہ سب اقوام اور سب زمانوں کا خیال رکھ سکے...... اور انسانی فطرت کے تمام تقاضاؤں اور تمام احساسات کا اس میں خیال رکھا گیا ہو، قرآن کریم میں یہ خوبی پائی جاتی ہے۔ وہ یکساں طور پر تمام انسانی طبائع کا لحاظ رکھتا ہے۔ (ت۔ک 3/78)

حَضرت خَلِیفَۃُالمَسِیحِ الثّالِثُ رَحِمَہُ اللّٰہُ فرماتے ہیں:

قرآن کریم کے معنی ہیں ایسی کتاب کہ جس کے معانی اور فوائد اس قسم کے ہیں کہ اس کے بعد انسانی فطرت کو کسی اور کتاب کی احتیاج اور ضرورت محسوس نہیں ہوتی۔ اس لئے اس سے اچھی کتاب کا تصور ممکن ہی نہیں۔ سب سے اچھی کتاب، سب سے خوبصورت کتاب، سب سے فائدہ مند کتاب اور سب سے زیادہ معانی سے پُر یہ کتاب ہے۔ کیونکہ یہ کتابِ کریم ہے اس لئے اس کی اتباع کے نتیجہ میں جو بدلہ ہمیں ملے گا وہ بدلہ بھی عقلاً اجر کریم ہونا چاہئے اور خدا تعالیٰ نے خود قرآن کریم میں فرمایا ہے کہ ہم اس کی اتباع کے نتیجہ میں اَجر کریم دیں گے۔ (خ۔ر 1/286)

حَضرت خَلِیفَۃُالمَسِیحِ الرَّابِع رَحِمَہُ اللّٰہُ فرماتے ہیں:

قرآن کریم ہدایت کی ایک ایسی کتاب ہے کہ جو ہر اس انسان کو جو اس سے ہدایت چاہتا ہے پہلے قدم سے لے کر اس کے منتہا تک ہدایت کے تمام اسلوب سکھاتی چلی جاتی ہے اور ہر قدم پر ساتھ دیتی ہے۔ یہ ایک ایسی رہنما کتاب ہے جو منازل کے تمام خطرات سے واقف ہے اور ہر قدم پر جس قسم کے ابتلا مسافر کو یا سالک کو پیش آسکتے ہیں ان سے بکلی باخبر ہے اور ہر اس مسافر کو جو راہ ہدایت کا مسافر ہے اور قرآن کریم سے راہنمائی چاہتا ہے ہر خطرہ سے وقت پر آگاہ کرتی چلی جاتی ہے اور اس سے بچنے کے

طریق سکھلاتی چلی جاتی ہے، نئے حوصلے عطا کرتی چلی جاتی ہے۔غرضیکہ ایک لمحہ کے لئے بھی راہ سلوک پر چلنے والے کا ساتھ نہیں چھوڑتی۔ (خ۔ط 2/579)

فرمایا: ایک امر بہرحال یقینی اور قطعی ہے کہ جو کچھ بھی ہم نے ہدایت پائی ہے اسی کتاب سے پائی ہے۔پس سب سے پہلے تو عبادت کے تعلق میں کلامِ الٰہی کا پڑھنا ایک بنیادی امر ہے جس کی طرف میں آپ کو متوجہ کرتا ہوں۔جہاں تک میں نے جائزہ لیا ہے بہت کم ایسے خاندان ہیں جن میں روزانہ تلاوت ہوتی ہو۔شاذ کے طور پر ایسے بچے ملیں گے جو صبح اٹھ کر نماز سے پہلے یا نماز کے بعد کچھ تلاوت کرتے ہوں... ہماری نسلوں کو اگر سنبھالنا ہے تو قرآن کریم نے سنبھالنا ہے اور قرآن کریم سے دو باتیں لازم ہیں۔ہدایت ہے مگر نہیں بھی ہے۔ہدایت ان لوگوں کے لئے جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں۔جو تقویٰ اختیار نہیں کرتے ان کے لئے ''ذالک الکتاب'' دور کی کتاب رہے گی، جو بظاہر ان کے سامنے ہے مگر اُن سے دور ہٹی رہے گی۔ (خطبہ جمعہ فرمودہ 4 جولائی 1997ء)

ہمارے پیارے اِمام سَیِّدُنا حضرت خَلِیفَۃُ الْمَسِیحِ الْخَامِسْ اَیَّدَہُ اللّٰہُ تَعَالیٰ بِنَصْرِہِ الْعَزِیْز فرماتے ہیں:

دلوں کو اللہ تعالیٰ کے نور سے بھرنے کے لئے ، یہ دیکھنے کے لئے کہ کون سی باتیں ہیں جن سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے اور کون سی باتیں ہیں جن کے کرنے کا خدا تعالیٰ نے حکم عطا فرمایا ہے ہمیں قرآن شریف سیکھنا اور پڑھنا چاہئے۔جن کو قرآن کریم کا ترجمہ آتا ہے وہ دوسروں کو سکھائیں۔قرآن کریم کے درس کو روزانہ جماعتوں میں رواج دیں، چاہے چند منٹ کا ہی ہو، تاکہ جو خود پڑھ اور سمجھ نہیں سکتے ان تک بھی یہ خوبصورت تعلیم وضاحت کے ساتھ پہنچ جائے۔تلاوت قرآن کریم تو بہرحال ہر احمدی کو روزانہ ضرور کرنی چاہئے تاکہ قرآن کریم کی برکات نازل ہوں اور دل تقویٰ سے بھرتے چلے جائیں۔بلکہ حضرت مسیح موعود (آپ پر سلامتی ہو) نے تو یہ بھی فرمایا ہے، اگر کوئی شخص مومن نہ بھی ہو اور صرف انصاف سے کام لے کر قرآن دیکھے نہ کہ جہالت، حسد اور بخل سے تو یہ بھی تقویٰ کی ابتدائی شکل ہے۔تو اگر کوئی شخص انصاف سے قرآن شریف پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کو نورِ ہدایت دے دیتا ہے۔تو جو ایمان لے آئے ہیں اور تقویٰ کی نظر سے قرآن کریم پڑھتے ہیں ان کے لئے کس طرح ہوسکتا ہے کہ قرآن کریم ہدایت نہ دے اور تقویٰ پر نہ چلائے۔اگر ایک ایمان لانے والے کے دل میں قرآن کریم پڑھ کر اور سن کر نور ہدایت کا جوش پیدا نہیں ہوتا تو پھر اس کو فکر کرنی چاہئے کہ تقویٰ میں کہیں کمی رہ رہی ہے۔یہ سوچنا چاہئے کہ ہماری بڑائیاں اور ہماری خود پسندیاں ہمیں اصل تعلیم سے دور لے جا رہی ہیں اور ہم میں تقویٰ نہیں ہے۔کیونکہ قرآن کریم نے تو یہ کہہ دیا ہے کہ اس میں متقیوں کے لئے ہدایت ہے۔اگر ہم قرآن کریم کے حکموں پر عمل نہیں کر رہے تو یہ ہماری غلطی ہے اور ہمارے لئے یہ فکر کی بات ہے۔ (خ۔م۔ر۔فرمودہ 26 مارچ 2004ء)

فرمایا: اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی تعلیم کو سمجھو اور یہ تعلیم ہمیں قرآن کریم سے ہی حاصل ہو سکتی ہے۔ اس لئے قرآن کریم کو بھی غور سے پڑھو، اس پر تدبر کرو، سوچو اور اس میں دیئے گئے احکامات پر عمل کرنے کی کوشش کرو۔ کیونکہ اگر ہمیشہ کی ہدایت پانی ہے، ہمیشہ سیدھے راستے پر چلنا ہے، اللہ تعالیٰ کی عبادت کا لطف اٹھانا ہے تو پھر اس تعلیم پر عمل کرنا بھی ضروری ہے جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں قرآن کریم میں دی ہے۔ (خ۔م۔ر۔فرمودہ 09 اپریل 2004ء)

نظارت تعلیم القرآن کے تحت ہفتہ تعلیم القرآن مورخہ 10 تا 16 نومبر 2017ء منایا جارہا ہے۔ احباب سے بھرپور شمولیت کی درخواست ہے۔ اسی طرح آج سے عشرہ وصولی وقف جدید کا آغاز ہو چکا ہے۔ احباب سے عشرہ کے دوران وعدہ جات کی سو فیصد ادائیگی کے لئے درخواست ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں قرآن کریم کی تعلیم کو سمجھنے اور اس کے احکامات پر کماحقہٗ عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَ نُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلاَ مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلاَ هَادِىَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنْ لَّآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ○ عِبَادَ اللّٰهِ رَحِمَكُمُ اللّٰهُ اِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآءِ ذِى الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْىِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ○ اُذْكُرُوا اللّٰهَ يَذْكُرْكُمْ وَادْعُوْهُ يَسْتَجِبْ لَكُمْ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَر○